رسائل و مسائل

مکتوب مکشوف

از جناب مولنا محمد طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند

مولانا المکرم دام فضلکم ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

گرامی نامہ ۔ نے مشرف فرمایا تھا جس کا اجمالی جواب بطور رسید اور وصولیابی والانامہ ارسال کر چکا ہوں اس میں وعدہ کیا تھا کہ بعد میں حقیقت حال کا اظہار کروں گا مضمون ترجمان القرآن "فتنہ تکفیر" اول سے آخر تک پڑھا۔ پرخلوص تنبیہی والانامہ اور اس پرخلوص پر تذکیر مضمون پر دل سے شکر گزار ہوں۔ جناب نے حق نصیحت ادا فرمایا جزاکم اللہ عنا خیرا۔

فتوی معلومہ "الافصاح" کے سلسلہ میں سب سے اول علامہ سید سلیمان ندوی کا مضمون "غوغائے تکفیر" اس کے بعد جناب کا مضمون "فتنۂ تکفیر" اس کے بعد وہ سلسلہ مراسلت جو ابھی حال میں محترم بندہ جناب مولانا ظفر احمد صاحب تھانوی سلمہ اللہ تعالیٰ اور مولانا سید سلیمان ندوی کے درمیان جاری ہے اس ناکارہ کی نظر سے گذرا۔ تینوں تحریرات بحمد اللہ نیک نیتی اور انصاف و اخلاص سے پر ہیں اس لیے ناممکن تھا کہ قلب ان سے اثر لیے بغیر رہتا۔ چنانچہ ہر سہ تحریرات کے مطالعہ سے ناگزیر ہو گیا کہ میں اپنی اس تحریر جو فتوی کی تائید میں لکھی گئی اور رسالہ الافصاح میں شائع ہوئی ہے نظر ثانی کروں۔ تحریر مذکور کے الفاظ بجنسہ حسب ذیل ہیں۔

"جو حالات و خیالات استفتاء میں ظاہر کیے گئے ہیں وہ سراسر منافیٔ دین و دیانت اور الحاد و زندقہ ہیں مجیب مصیب نے جو کچھ فتویٰ میں ظاہر فرمایا ہے وہ سراسر حق و صداقت ہے"

اس مشروط عبارت میں حکم صرف اُن حالات وخیالات پر دائر ہے جو استفتاء میں ظاہر کیے گئے ہیں۔ اُن ہی خیالات کو الحاد و زندقہ اور اُن ہی خیالات کی صحت و وقوع پر الافصاح کے فتویٰ کی تصویب کی گئی ہے۔ اس کا حاصل حقیقتاً وہی نکلتا ہے جو ابن عباس رضی اللہ عنہ سے صحیح بخاری میں منقول ہے کہ "بِهٖ يَكْفُرُوْنَ هُوَ كَافِرٌ"۔ جناب نے بھی ترجمان القرآن کے اس مضمون محوّلہ بالا میں صفحہ ۲۱ پر کفر و تکفیر کی بحث کرتے ہوئے یہی فرمایا ہے کہ اگر محتاط اہل علم نے کسی اہل قبلہ میں گمراہی کی کوئی بات دیکھی تو برملا کہا کہ "یہ کافرانہ اور ملحدانہ مقالات ہیں" یا "مشرکانہ اور کافرانہ اعمال ہیں" لیکن ان مقالات وافعال کے مرتکب کو "کافر یا مشرک کہہ دینے میں انہوں نے کبھی جرأت سے کام نہیں لیا"۔ احقر کی غرض بھی اس تائیدی عبارت سے اس کے سوا کچھ نہیں تھی جو جناب کا نظریہ اس مضمون سے واضح ہو رہا ہے۔ اس لیے اسے تکفیر اشخاص کے لیے استعمال کیا جانا کم از کم صاحب عبارت کی مراد سے بہت آگے بڑھ جانا ہے۔

عبارت کا موضوع لہٗ صرف خیالات کو ملحدانہ ظاہر کرنا ہے اور بس۔ اور جہاں تک میں سمجھ سکا ہوں اصل مجیب کا بھی یہی مقصود ہے جیسا کہ عبارت فتویٰ سے ظاہر ہے۔

اب صرف دو چیزیں رہ جاتی ہیں ایک یہ کہ آیا ایسی عبارت اور خیالات ملحدانہ ہیں یا نہیں؟ دوسرے یہ کہ یہ خیالات جو ان عبارات سے مفہوم ہو رہے ہیں مولانا شبلی اور مولانا حمید الدین رحمہما اللہ کے تھے بھی یا نہیں؟۔ سو ظاہر ہے کہ اس قسم کے خیالات کا ملحدانہ ہونا کھلا ہوا ہے جیسا کہ الافصاح میں سلف کی متعدد عبارتوں سے واضح کیا گیا ہے۔ نیز جناب کو اور علامہ سلیمان ندوی کو بھی ان خیالات کے ملحدانہ ہونے میں کلام نہیں ورنہ ان کے معارض دوسری عبارتیں پیش کر کے پہلی عبارتوں کی توجیہ نہ فرمائی جاتی بلکہ سیدھے طور پر خیالات کی تصویب کر دی جاتی۔ لہٰذا اس حد تک تو جناب کو بھی اس ناکارہ سے کوئی اختلاف نہیں ہے۔ نہ ان خیالات کے الحاد ہونے میں اور نہ ان خیالات و مقالات کو الحاد ظاہر کرنے میں۔

نزاعی چیز صرف یہ رہ جاتی ہے کہ اس قسم کے خیالات ان بزرگوں کے تھے بھی یا نہیں۔؟

ارباب فتوی نے مولانا شبلی کی الکلام اور علم الکلام وغیرہ کی عبارتیں دیکھکر تبادر مفہوم کیساتھ یہی سمجھا کہ یہ خیالات مولانا ممدوح کے تھے یہ مفہوم کسی ایک کا نہیں بلکہ متعدد اکابر علماء نے اور آج نہیں بلکہ بیسیوں برس پہلے جبکہ مولانا عماد الدین انصاری شیرکوٹی نے "علامۂ آخر الزمان" کے نام سے ایک رسالہ میں الکلام کی عبارتوں سے انہی خیالات کو مولانا شبلی کے عقائد سمجھا اور شائع کیا۔ نیز اسی الکلام وغیرہ کی عبارتوں سے حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صدر جمعیۃ علماء ہند کو بھی یہی خیالات بصورت عقائد مفہوم ہوئے اور اسی کو انہوں نے شائع فرماکر شرعی حکم ظاہر فرمایا۔ بالکل اسی طرح آج بھی متعدد علماء نے وہی سمجھا جو تبادر کیساتھ پہلی جماعت نے سمجھا تھا جس سے یہ اندازہ لگالینا کچھ دشوار نہیں کہ مولانا شبلی کی ان عبارتوں سے تبادر کے طریق پر یاول وھلہ یہ خیالات بصورت عقائد ہی مفہوم ہوتے ہیں اور علما کو اشکال میں ڈالتے ہیں۔ اور عوام تو نہ معلوم کس حد تک گمراہ ہوجاتے ہوں گے۔؟

ادہر جناب والا اور علامہ سید سلیمان ندوی الکلام کی دوسری عبارتیں نقل فرماکر یہ ثابت فرمارہے ہیں کہ یہ مذکورہ خیالات خود مولانا شبلی کے نہ تھے بلکہ ان کے الفاظ میں ملحدوں کے خیالات تھے جو تردید کے لیے الکلام میں نقل کیے گئے ہیں۔ اب ارباب فتوی اور آپ حضرات کے یہ نظریے دیکھ لینے کے بعد عرض ہے کہ ان مذکورۂ الافصاح عبارتوں کا سیاق و سباق گو اس تفسیر سے آبی ہے جو جناب فرمارہے ہیں۔ نیز یہ دوسری معارض عبارتیں بھی خود ان پہلی عبارتوں کی تفسیر نہیں ہیں، تاہم معارض ضرور ہیں ادہر مولانا شبلی کی وہ آخری تحریر جو مولانا سید سلیمان نے "غوغائے تکفیر" میں شائع فرمائی ہے ان خیالات کی پوری تردید کررہی ہے جو الکلام کی پہلی عبارتوں سے مفہوم ہوتے ہیں اس لیے احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ اس آخری تحریر اور ان معارض عبارتوں کو پہلی عبارات کے لیے یا ناسخ سمجھا جائے یا ان کی تاویل۔ اور دونوں صورتوں میں عبارات الکلام کے ان مفہومات سے (جو بوجہ

تبادر ذہن علماء کے لیے باعث خلجان بنے ہوئے ہیں، بمنزلہ رجوع کے ہوگی۔ اس لیے میں بھی اپنی اُس عبارت سے جس میں التزاما کوئی تکفیر تھی ہاں لزوماً کفر ضرور تھا رجوع کرتا ہوں اُن خیالات کو الحاد کہتے ہوئے مولٰنا شبلی رحمۃ اللہ علیہ کو ان کی آخری تحریر کی بنا پر ان خیالات سے بری سمجھتا ہوں۔

مگر آپ حضرات کے لیے مناسب بلکہ ضروری ہے کہ عبارات الکلام کی جن توجیہات کی طرف آپ حضرات کی توجہ اس فتوی کے سبب منعطف ہوئی اور آپ نے بعض عبارتیں ایسی پیش فرمائیں جو ابھی تک منظر عام پر نہ تھیں اب الکلام کے ساتھ بطور مقدمہ یا ضمیمہ ضرور شائع فرما دی جاویں تاکہ مصنف کے کلام کی توجیہ خود مصنف ہی کی عبارت سے لوگ سمجھ سکیں اور آئندہ کوئی مغالطہ میں مبتلا نہ ہو۔

اسی طرح مولٰنا حمید الدین صاحب کی جو زیر بحث عبارات اب تک منظر عام پر آئی ہیں اُن سے متبادر طریق پر وہی خیالات مفہوم ہوتے ہیں جو ارباب فتوی نے سمجھے ہیں۔ اگر وہ مفہوم غلط ہے جیسا کہ جناب اور مولٰنا سید سلیمان یہ کہکر ظاہر فرما رہے ہیں کہ وہ عبارات ایک خام یادداشت اور غیر صاف شدہ مسودہ سے لی گئی ہیں جو ناتمام اور ادائے مقصود میں کوتاہ ہیں تو اس کی ذمہ داری شائع کنندوں پر عائد ہوتی ہے۔ کیا ضرورت تھی کہ ایسی ناتمام اور موہوم عبارتیں شائع کر کے عوام و خواص کو مغالطوں میں مبتلا کیا جائے۔

لیکن بہرحال جبکہ مولانا مرحوم کے متبعین اور صحبت یافتہ ان کی اصل مراد اور حقیقی خیالات کو براہ راست انہی سے سنکر ظاہر فرما رہے ہیں کہ وہ ان خیالات کو اپنے خیالات نہیں سمجھتے تھے جو ان ناقص عبارتوں سے مفہوم ہوئے اس لیے میں مولانا ممدوح کے حق میں بھی اس عبارت فتوی سے رجوع کرتا ہوں، مگر اس کے متعلق بھی وہی عرض ہے کہ اب ان عبارات کے ساتھ ایک ضمیمہ ضرور شائع کر دیا جائے جس میں ان خلل کا سد باب ہو جن سے ایسے مفہومات کو راہ ملے۔

میں آخر میں جناب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جناب اور مولانا سید سلیمان نے ایک عالم اسلام کی جائز نصرت کا فریضہ ادا کرتے ہوئے متعدد علماء امت کو بہت سے ایسے مفاسد سے بچا لیا جو غلط فہمی کی بنا پر اس میں شائع ہوتے اور اس کا فتنہ خواص و عوام سب کی طرف رجوع کرتا۔ مگر اس بچاؤ کی بقا صرف اسی صورت میں ہے کہ الکلام اور اس مذکورہ خام یادداشت کا تتمہ اور ضمیمہ جلد سے جلد شائع کر دیا جائے۔ والسلام مع الوف التحیۃ والاکرام۔

انا العبد الضعیف

محمد طیب غفرلہٗ مہتمم دارالعلوم دیوبند

۲۵ رجمادی الثانیہ ۱۳۵۵ھ

بچوں کے لئے مفید کتابیں

سراپائے رسول اس مختصر سی کتاب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک اور آپ کے عادات وخصائل لباس، معاشرت، اخلاق آداب، اطوار اور عام طرز زندگی کے متعلق تمام معلومات جمع کی گئی ہیں اور ان کو بہت سہل زبان اور دلکش انداز بیان میں لکھا گیا ہے جیبی تقطیع پر بہت خوبصورت طبع ہو رہی ہے۔

ہمارے نبی کے صحابہ اس کتاب میں صحابہ کرام کی زندگی کے سبق آموز واقعات نہایت سلیس زبان اور دلنشین انداز بیان کے ساتھ درج کئے گئے ہیں جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحبت یافتہ بزرگوں کے اخلاق، دینداری، حسن معاشرت اور نیک معاملات کا حال معلوم ہوتا ہے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کا شوق پیدا ہوتا ہے۔

قیمت ۸ر حالی، ۲ر کلدار علاوہ محصول ڈاک

مسلمان بی بیاں یہ کتاب "ہمارے نبی کے صحابہ" کی طرح صحابیہ خواتین کے حالات پر مشتمل ہے جس میں ان مقدس ہستیوں کی دینداری حسن اخلاق اور خانگی زندگی میں ان کے نیک برتاؤ کے واقعات بیان کئے گئے ہیں مسلمان بچیوں کے لئے یہ کتاب شمع ہدایت ہے اور بہت سادہ زبان میں لکھی گئی ہے قیمت ۸ر حالی ۲ر کلدار علاوہ محصول ڈاک۔ دفتر ترجمان القرآن سے طلب کیجئے